اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسَمّٰی بنامِ تاریخی

اَلمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ

معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند

حضرتِ علامہ مولانا محمد مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلس المدینة العلمیة (دعوتِ اسلامی)

ناشِر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّۃ

سنِ طَباعت: 12 جُمادَی الاُخریٰ 1430ھ، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net

E.mail.maktaba@dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

توکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: توکُّل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص۳۷۹) **یعنی** اسباب ہی کی چھوڑ کر دینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

تُو آگ میں ھے

اِنہیں سید محمد یمنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک صاحبزادے مادرزاد ولی تھے۔ ایک مرتبہ جب عمر شریف چند سال کی تھی باہر تشریف لائے اور اپنے والد ماجد کی جگہ تشریف رکھی۔ ایک شخص سے کہا لکھ: "فُلَانٌ فِی الْجَنَّةِ" یعنی فلاں شخص جنت میں ہے۔ یونہی نام بنام بہت سے اشخاص کو لکھوایا۔ پھر فرمایا لکھ: "فُلَانٌ فِی النَّارِ" یعنی فلاں شخص دوزخ میں ہے۔ انہوں نے لکھنے سے ہاتھ روک لیا، آپ نے پھر فرمایا، انہوں نے نہ لکھا آپ نے سہ بارہ (یعنی تیسری بار) ارشاد کیا۔ انہوں نے لکھنے سے انکار کردیا۔ اس پر آپ نے فرمایا: "اَنْتَ فِی النَّارِ" تُو آگ میں ہے۔ وہ گھبرائے ہوئے ان کے والد ماجد (علیہ رحمۃ اللہ الواجد) کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت نے فرمایا: "اَنْتَ فِی النَّارِ" کہا یا "اَنْتَ فِی جَهَنَّمَ"؟ عرض کی، "اَنْتَ فِی النَّارِ" فرمایا۔ حضرت نے ارشاد فرمایا: ''میں اس کے کہے کو بدل نہیں سکتا، اب تجھے اختیار ہے دنیا کی آگ پسند کر یا آخرت کی؟'' عرض کی: ''دنیا کی آگ پسند ہے۔'' انکا جل کر انتقال ہوا۔

حدیث میں آگ کے جلے ہوئے کو بھی **شہید** فرمایا ہے۔

(مجمع الزوائد، کتاب الجنائز، باب جامع فیمن ھو شھید، حدیث ۳۸۷۸، ج۳، ص ۵۵)

بچوں کے نام کیسے ھونے چاھئیں؟

عرض: [1] حضور میرے بھتیجا پیدا ہوا ہے اس کا کوئی **تاریخی نام** تجویز فرمادیں۔

ارشاد: تاریخی نام سے کیا فائدہ، **نام** وہ ہوں جن کے احادیث میں فضائل آئے ہیں۔ میرے اور بھائیوں کے جتنے لڑکے پیدا ہوئے میں نے سب کا نام **محمد** رکھا، یہ اور بات ہے کہ یہی نام تاریخی بھی ہوجائے۔ حامد رضا خاں کا نام محمد ہے اور ان کی ولادت ۱۲۹۲ھ میں ہوئی اور اس نام مبارک کے **عدد** بھی بانوے ہیں، ایک **دِقت** (یعنی دشواری) تاریخی نام میں یہ ہے کہ اسماءِ حُسنیٰ سے ایک یا دو جن کے اعداد موافقِ عددِ نامِ قاری (یعنی پڑھنے والے کے نام کے اعداد کے مطابق) ہوں عددِ نام دو چند (یعنی دُگنے) کر کے پڑھے جاتے ہیں۔ وہ قاری کو اسمِ اعظم کا فائدہ دیتے ہیں، تاریخی نام سے مقدار بہت زیادہ ہوجائے گی مثلاً اگر کسی کی ولادت اس ۱۳۲۹ھ میں ہوئی تو اس کے مطابق عدد کے اسماءِ حسنیٰ ۲۶۵۸ بار پڑھے جائیں گے اور محمد نام

[1]: یہ جناب دلاور حسین خاں صاحب مرحوم زمیندار موضع جواہر پور ضلع بریلی کی عرض ہے۔۱۲